

9245 - کیا بے ہوشی سے روزہ باطل ہوجاتا ہے

سوال

ایک روزہ دار شخص بے ہوش ہوجائے تو کیا اس کا روزہ باطل ہوجائے گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

امام احمد اور امام شافعی کا اس میں مسلک ہے کہ روزہ دار کے بے ہوش ہونے کی دو حالتیں ہیں :

وہ سارا دن ہی بے ہوش رہے ، یعنی وہ فجر سے قبل بے ہوش ہوا اور غروب شمس سے قبل اسے ہوش نہیں آئی ، تو اس شخص کا روزہ صحیح نہیں ، بلکہ اس شخص پر اس دن کی قضاء لازم ہے ۔

اس کے روزہ کے صحیح نہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ روزہ تو نیت کے ساتھ روزہ توڑنے والی اشیاء سے پرہیز کرنے کا نام ہے ۔

کیونکہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

(وہ کھانا پینا اور اپنی شہوت صرف میرے لیے ترک کرتا ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (1894) صحیح مسلم حدیث نمبر (1151) ۔

تو اس حدیث میں اللہ تعالیٰ نے ترک کی اضافت صائم یعنی روزے دار کی طرف کی ہے ، اور بے ہوش شخص کی طرف تو ترک کرنے کی اضافت نہیں ہوسکتی ۔

اور اس کے روزہ کو بعد میں بطور قضاء رکھنے کی دلیل اللہ تعالیٰ کا مندرجہ ذیل فرمان ہے :

اور جو کوئی مریض ہو یا مسافر ہو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے البقرة (185) ۔

دوسری حالت :

یہ کہ دن کے کسی حصہ میں اسے ہوش آجائے ۔ چاہے ایک لحظہ ہی ۔ دن کے شروع میں یا پھر درمیان

اور آخر میں ہوش آنا برابر ہے ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں :

صحیح قول یہی ہے کہ دن کے کسی بھی حصہ میں ہوش آنا شرط ہے ۔ اھ

یعنی بے ہوش ہونے والے شخص کا روزہ صحیح ہونے کے لیے دن کے کسی حصہ میں ہوش میں آنا شرط ہے ۔

اس کا روزہ صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے کہ جب دن میں وہ کسی بھی وقت ہوش میں آجائے تو اس کا روزہ توڑنے والی اشیاء سے رکنا بالجملہ ثابت ہوگا ۔

دیکھیں : حاشیة ابن قاسم علی الروض المربع (3 / 381) ۔

جواب کا خلاصہ :

جب کوئی شخص پورا دن یعنی طلوع فجر سے غروب شمس تک ہی بے ہوش رہے تو اس کا روزہ صحیح نہیں ہوگا ، بلکہ اس کے ذمہ قضاء ہوگی ۔

اور جب دن کے کسی بھی حصہ میں اسے ہوش آجائے تو اس کا روزہ صحیح ہوگا ، امام احمد ، امام شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہی مسلک ہے ، اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے ۔

دیکھیں : المجموع (4 / 344) الشرح الممتع (6 / 365) ۔

واللہ اعلم .